شمارہ نمبر ۳

وَقُلۡ جَآءَ الۡحَقُّ وَزَهَقَ الۡبَاطِلُؕ اِنَّ الۡبَاطِلَ كَانَ زَهُوۡقًا

اکتوبر نومبر ۲۰۱۷ء



- امام ابوحنیفہؒ امام ابن معینؒ کے نزدیک ثقہ ہیں زبیر علی زئی کے اعتراضات کا جواب
- وضو کے اختلافی مسائل پر تحقیقی مضامین
- امام حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہے۔
- امام ابراہیم نخعیؒ کی مرسل روایت جمہور کے نزدیک صحیح اور حجت ہے

ALIJMA
FOUNDATION

ناشر: الاجماع فاؤنڈیشن



بسم اللہ الرحمن الرحیم

كلام قوي في سماع الحسن البصري رحمہ اللہ من علی رضی اللہ عنہ

مفتی ابن اسماعیل المدنی

امام حسن البصریؒ (م ۱۱۰ھ) کا سماع حضرت علیؓ (م ۴۰ھ) سے ثابت ہے۔

دلائل درج ذیل ہیں:

۱۔ امام ابو یعلیٰ الموصلیؒ (م ۳۰۷ھ) فرماتے ہیں کہ:

حدثنا حوثرة بن أشرس قال أخبرنا عقبة بن أبي الصهباء الباهلي قال سمعت الحسن يقول سمعت عليا يقول قال رسول الله صلى الله عليه مثل أمتي مثل المطر۔

امام حسن البصریؒ (م ۱۱۰ھ) کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو کہتے ہوئے سنا، وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کی مثال بارش کی طرح ہے۔ (**مسند ابی یعلیٰ الموصلی**، بحوالہ تحفۃ الاحوذی: جلد ۴: صفحہ ۵۷۱)[148] اسکین ملاحظہ فرمائے



بشرح
جامع الترمذي

للإمام الحافظ أبي العلا محمد عبد الرحمن
ابن عبد الرحيم المباركفوري
١٢٨٣ - ١٣٥٣ هـ

طبعة جديدة مقارنة مع الطبعتين
الهندية والمصرية، مع ملحق خاص
بالأحاديث المستدركة من جامع الترمذي

الجزء الرابع

تتمة أبواب الحج - أبواب الجنائز - أبواب النكاح - أبواب الرضاع
أبواب الطلاق واللعان - أبواب البيوع - أبواب الأحكام - أبواب الديات
أبواب الحدود.

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

أبواب الحدود / باب ١ / حـ١٤٤٣ .... ٥٧١

عَنْ عَلِيٍّ. وذَكَرَ بَعْضُهُمْ: وعَنْ الغُلَامِ حتّى يَحْتَلِمَ. ولَا نَعْرِفُ للحَسَنِ سَمَاعاً مِنْ عَلِيِّ بنِ أبي طَالِبٍ رضي الله عَنْهُ.

وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيث، عَنْ عَطَاءِ بنِ السَّائِبِ، عَنْ أبي ظَبْيَانَ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنْ النَّبيِّ ﷺ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ. وَرَوَاهُ عن الأَعْمَشِ، عَنْ أبي ظَبْيَانَ، عَنْ ابنِ عَبَّاسٍ،

المذكور والحديث أخرجه أبو داود وابن ماجه أيضاً (**وقد روي من غير وجه عن علي**) أي روي هذا الحديث عن علي من أسانيد عديدة (**وروى بعضهم وعن الغلام حتى يحتلم**) أي مكان وعن الصبي حتى يشب (**ولا نعرف للحسن سماعاً من علي بن أبي طالب**) قال الحافظ في تهذيب التهذيب: سئل أبو زرعة هل سمع الحسن أحداً من البدريين؟ قال رآهم رؤية، رأى عثمان وعلياً. قيل: هل سمع منهما حديثاً؟ قال: لا، رأى علياً بالمدينة، وخرج علي إلى الكوفة والبصرة ولم يلقه الحسن بعد ذلك. وقال الحسن: رأيت الزبير يبايع علياً. وقال علي بن المديني لم ير علياً إلا أن كان بالمدينة وهو غلام انتهى. فإن قلت قال النيموي اتصال الحسن بعلي ثابت بوجوه: فمنها ما ذكره البخاري في تاريخه الصغير في ترجمة سليمان بن سالم القرشي العطار سمع علي بن زيد عن الحسن رأى علياً والزبير التزما، ورأى عثمان وعلياً التزما. ومنها ما أخرجه المزي في تهذيب الكمال بإسناده عن يونس بن عبيد، قال: سألت الحسن قلت: يا أبا سعيد إنك تقول قال رسول الله ﷺ وإنك لم تدركه. قال: يا ابن أخي لقد سألتني عن شيء ما سألني عنه أحد قبلك، ولولا منزلتك مني ما أخبرتك، إني في زمان كما ترى، وكان في عمل الحجاج، كل شيء سمعتني أقول قال رسول الله ﷺ فهو عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه غير أني في زمان لا أستطيع أن أذكر علياً. ومنها ما أخرجه أبو يعلى في مسنده حدثنا حوثرة بن أشرس، قال أخبرنا عقبة بن أبي الصهباء الباهلي، قال سمعت الحسن يقول سمعت علياً يقول قال رسول الله ﷺ مثل أمتي مثل المطر الحديث. قال السيوطي في إتحاف الفرقة بوصل الخرقة قال محمد بن الحسن الصيرفي شيخ شيوخنا هذا نص صريح في سماع الحسن من علي رضي الله عنه. ورجاله ثقات حوثرة وثقه ابن حبان وعقبة وثقه أحمد وابن معين. قلت: أما ما ذكره البخاري ففي سنده علي بن زيد بن جدعان، وهو ضعيف كما في التقريب. وأما قول يونس بن عبيد فلينظر كيف إسناده. وأما ما أخرجه أبو يعلى فالظاهر صحته. فإن كان خالياً عن علة خفية قادحة فلا شك أنه نص صريح في سماع الحسن من علي رضي الله عنه والله تعالى أعلم. (**وقد روي هذا الحديث عن عطاء بن السائب عن أبي ظبيان عن علي عن النبي ﷺ نحو هذا الحديث ورواه عن الأعمش**) ليس في بعض النسخ لفظ عن وهو الصحيح (**عن أبي ظبيان عن ابن عباس عن علي موقوفاً ولم يرفعه**)

---

[148] یاد رہے، مولانا عبد الرحمن مبارکپوریؒ غیر مقلد نے یہ روایت مسندِ ابی یعلیٰ الموصلی سے نقل کی ہے، ثابت ہوا کہ مسند ابی یعلیٰ میں یہ روایت موجود ہے، لہذا علی زئی صاحب کا اس روایت کا انکار کرنے کیلئے فضول اعتراضات کرنا باطل و مردود ہے۔

اس سند کے تمام روات ثقات ہیں[149]، اس کی سند بالکل صحیح ہے۔ غور فرمایئے! اس میں امام حسن البصریؒ نے **'سمعت'** کہہ کر یہ وضاحت کر دی کہ انہوں نے خود حضرت علیؓ سے یہ حدیث سنی ہے۔

معلوم ہوا کہ ان کے سماع حضرت علیؓ سے صحیح اور ثابت ہے۔

اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد، حافظ تقی الدین محمد بن الحسن ابن الصیرفیؒ **(م ۳۸ ۷ ھ)** کہتے ہیں کہ **'هو نصٌ صريح في سماعه منه، ورواته ثقاة، متصل بالإخبار والتحديث والسماع'** یہ حسن بصریؒ کے حضرت علیؓ سے سماع میں صریح دلیل ہے، اور اس کے رواۃ ثقات ہیں، (اور یہ روایت) إخبار، تحدیث اور سماع کے ذریعہ متصل ہے۔ **(الجواهر الدرر للسخاوی: جلد ۲: صفحہ ۹۳۸، واللفظ لہ، الحاوی للفتاویٰ للسیوطی: جلد ۲: صفحہ ۱۰۴)**، اسی طرح شیخ مبارک بن سیف الھاجری کہتے ہیں کہ **'وجاء في مسند أبي يعلى بإسناد حسن تصريحه بالسماع منه، فثبت بهذا سماعه منه في الجملة'** مسند ابی یعلیٰ موصلی میں ایک روایت حسن سند کے ساتھ آئی ہے، جس میں حسن البصریؒ نے حضرت علیؓ سے سماع کی تصریح کی ہے، تو فی الجملہ اس روایت حسن البصریؒ کا حضرت علیؓ سے سماع ثابت ہو گیا۔ **(التابعون الثقات: جلد ۱: صفحہ ۳۰۵)**

---

[149] امام ابو یعلیٰ احمد بن علی الموصلیؒ **(م ۳۰۷ ھ)** مشہور حافظ حدیث اور ثقہ، امام ہیں۔ **(تاریخ الاسلام: جلد ۷: صفحہ ۱۱۲)**،

- حوثرۃ بن اَشرس **(م ۲۸۱ ھ)** بھی ثقہ ہیں۔ **(کتاب الثقات للقاسم: جلد ۴: صفحہ ۶۸، تاریخ الاسلام: جلد ۵: صفحہ ۸۱۶، سیر اعلام النبلاء: جلد ۱۰: صفحہ ۶۶۸)**،

- عقبہ بن ابی الصہباءؒ بھی ثقہ راوی ہیں، کئی ائمہ نے ان کو ثقہ قرار دیا ہے۔ **(کتاب الثقات للقاسم: جلد ۷: صفحہ ۱۶۰، التذییل علی کتب الجرح والتعدیل: صفحہ ۲۰۲)**

- امام حسن البصریؒ مشہور امام، فقیہ، زاہد اور ثقہ فاضل ہیں۔ **(تقریب: رقم ۱۲۲۷)**،

- حضرت علیؓ صحابی جلیل اور امیر المؤمنین ہیں۔ معلوم ہوا کہ اس سند کے رواۃ ثقہ ہیں، لہذا یہ سند صحیح ہے۔

اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد، حافظ تقی الدین محمد بن حسن ابن الصیرفیؒ **(م ۳۸ ۷ ھ)** کہتے ہیں کہ **'هو نص صريح في سماعه منه، ورواه ثقاة، متصل بالإخبار والتحديث والسماع'** یہ حسن البصریؒ کے حضرت علیؓ سے سماع میں صریح دلیل ہے، اور اس کے رواۃ ثقہ ہیں، (اور یہ روایت) اخبار، تحدیث اور سماع (کی تصریح) کے ساتھ متصل ہے۔ **(الجواهر والدرر للسخاوی: جلد ۲: صفحہ ۹۳۸، واللفظ لہ الحاوی للفتاویٰ للسیوطی: جلد ۲: صفحہ ۱۰۴)**،

۲۔ امام ہبۃ اللہ لالکائی (م ۴۱۸ھ) کہتے ہیں کہ:

أنا أَحْمَدُ بن محمد الفقیہ، أنا محمد بن أحمد بن حمدان، قال: نا تمیم بن محمد، قال: نا نصر بن علی، قال: نا محمد بن سواء، قال: نا سعید بن أبی عروبة، عن عامر الاحول، عن الحسن، قال: شھدت علیا بالمدینة وسمع صوتا قال: شھدت علیا بالمدینة وسمع صوتاً، فقال: ماھذا؟ قالوا: قتل عثمان، قال: اللھم إنی أشھدک إنی لم أرض ولم أمالی، مرتین أو ثلاثاً۔

حضرت حسن بصریؒ کہتے ہیں کہ میں حضرت علیؓ کے ساتھ مدینہ میں تھا، آپؓ نے ایک آواز سنی، فرمایا یہ کیسی آواز ہے؟ لوگوں نے کہا: حضرت عثمانؓ شہید کر دیئے گئے، اس پر حضرت علیؓ نے دو یا تین مرتبہ فرمایا اے اللہ میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ نہ میں اس پر راضی ہوں نہ اس طرف مائل ہوں۔ (**شرح اعتقاد اصول اہل السنۃ: جلد ۸: صفحہ ۱۴۶۴، حدیث نمبر ۲۶۵۱**، واسنادہ صحیح)[150]

---

[150] اس حدیث کے تمام رواۃ ثقہ ہیں:

۱۔ امام ہبۃ اللہ لالکائیؒ (م ۴۱۸ھ) مشہور حافظ الحدیث اور ثقہ محدث ہیں۔ (**السلسبیل النقی فی تراجم شیوخ البیھقی: صفحہ ۶۳۹**)

۲۔ احمد بن محمد الفقیہ بھی ثقہ ہیں۔

اعتراض نمبر ۱:

زبیر علی زئی کہتے ہیں کہ احمد بن محمد الفقیہ کا تعین مطلوب ہے۔ (**فتاویٰ علمیہ: جلد ۲: صفحہ ۵۱۳**)

الجواب:

احمد بن محمد بن احمد بن غالب الفقیہ المعروف حافظ ابو بکر البرقانیؒ (م ۴۲۵ھ) ہیں، جو کہ مشہور ثقہ، مضبوط حافظ الحدیث ہیں، دلیل یہ ہے کہ:

حافظ لالکائیؒ نے شرح اعتقاد میں ایک جگہ حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ:

أخبرنا أحمد بن محمد بن أحمد الفقیہ، أنبأنا عمر بن أحمد، ثنا أبی، ثنا أحمد بن الخلیل، ثنا أبو النضر، ثنا شیخ من مذحج، أنا وقاء بن إیاس عن سعید بن جبیر ــــ (**شرح اعتقاد اصول اھل السنۃ: جلد ۱: صفحہ ۶۳، حدیث نمبر ۲۰**)،

اس میں عمر بن احمد سے مراد عمر بن احمد الواعظ ہے، جو کہ ثقہ، حافظ امام ابن شاہینؒ (م ۳۸۵ھ) ہیں اور احمد بن محمد بن احمد الفقیہ سے مراد امام ابو بکر البرقانیؒ ہیں۔ (**تاریخ الاسلام: جلد ۸: صفحہ ۵۸۰**) اسی طرح **حدیث نمبر ۲۶۶۳** میں لالکائیؒ کہتے ہیں کہ:

أنا أحمد بن محمد بن غالب، أنا محمد بن أحمد بن حمدان، قال نا محمد بن أحمد بن أيوب، قال نا رجاء أبو عمر، قال: نا الحسن بن الربيع، قال: نا قبيصة بن عقبة، عن عبادة۔۔۔

یہاں پر امام لالکائیؒ نے وضاحت کی ہے کہ احمد بن محمد الفقیہ سے مراد احمد بن محمد بن غالب ہیں، اور جب امام برقانیؒ کا نسب دیکھتے ہیں تو ان کا پورا نام:

احمد بن محمد بن احمد بن غالب، امام ابو بکر البرقانیؒ (**م ۴۲۵ھ**) ہے، تو اس سے بھی ثابت ہو رہا ہے کہ احمد بن محمد الفقیہ سے مراد امام برقانیؒ ہیں، پھر **حدیث نمبر ۲۶۶۳** کی سند میں جو محمد بن احمد بن حمدانؒ ہیں، ان کے تلامذہ میں بھی امام احمد بن محمد الفقیہ ابو بکر البرقانیؒ موجود ہیں، جس کی تفصیل آگے آرہی ہے، لہذا یہ تفصیل سے ثابت ہوتا ہے کہ احمد بن محمد الفقیہ سے امام ابو بکر البرقانیؒ مراد ہیں، جو کہ ثقہ حافظ الحدیث ہیں۔

۳۔ محمد بن احمد بن حمدانؒ بھی معتبر راوی ہیں۔

اعتراض نمبر ۲:

زبیر علی زئی صاحب کہتے ہیں کہ محمد بن احمد بن حمدانؒ نامعلوم ہیں۔ (**ایضاً**)

الجواب:

محمد بن احمد بن حمدانؒ سے مراد حافظ محمد بن احمد بن حمدان ابو العباس الحیریؒ (**م ۳۵۶ھ**) ہیں، کیونکہ یہ تمیم بن محمدؒ کے شاگرد ہیں اور حافظ ابو بکر البرقانیؒ کے استاد ہیں۔ دیکھئے: (**سیر اعلام النبلاء: جلد ۱۶: صفحہ ۱۹۳، ۱۹۴**، اور یہ ثقہ، حافظ، محدث اور امام بھی ہیں۔ **تاریخ الاسلام: جلد ۸: صفحہ ۱۰۷**)، لہذا علی زئی صاحب کا یہ اعتراض مردود ہے۔

۴۔ تمیم بن محمد بھی ثقہ، حافظ الحدیث ہیں۔

اعتراض نمبر ۳:

زبیر صاحب لکھتے ہیں کہ تمیم بن محمد کی توثیق مطلوب ہے۔ (**ایضاً**)

الجواب:

یہ اعتراض کرکے، موصوف نے احناف سے بغض کا ثبوت دیا ہے، کیونکہ تمیم بن محمد الطوسیؒ کا ترجمہ، ان کی توثیق اور ان کا ثقہ ہونا کتبِ رجال کی مشہور کتابیں **سیر اعلام النبلاء: جلد ۱۳: صفحہ ۴۹۶، تاریخ الاسلام: جلد ۶: صفحہ ۷۲۶** وغیرہ میں موجود ہے، کم سے کم اہل حدیثوں کے محدث کو تو، یہ اعتراض کرنے سے پہلے ان بنیادی کتابوں کو دیکھ لینا چاہیے تھا۔

لہذا علی زئی صاحب کا اس بے بنیاد علت کی وجہ سے یہ روایت کو ضعیف کہنا، باطل ومردود ہے۔

۵۔ نصر بن علی سے مراد امام نصر بن علی بن نصر **الجهضمی** رحمۃ اللہ علیہ **(م ۲۵۰ھ)** ہیں، صحیحین کے راوی ہیں اور ثقہ مضبوط ہیں۔ **(تقریب: رقم ۷۱۲۰)**

۶۔ محمد بن سواء السدوسیؒ **(م ۱۸۹ھ)** بھی صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے راوی ہیں اور صدوق ہیں۔ **(تقریب: رقم ۵۹۳۹)**

۷۔ امام سعید بن ابی عروبہؒ **(م ۱۵۷ھ)** بھی ثقہ حافظ ہیں۔ **(تقریب: رقم ۲۳۶۵)**

اعتراض نمبر ۴:

زبیر صاحب کہتے ہیں کہ سعید بن ابی عروبہ مدلس ہیں اور روایت عن سے ہے۔ **(ایضاً)**

الجواب:

امام سعید بن ابی عروبہؒ **(م ۱۵۷ھ)** طبقات ثانیہ کے مدلس ہیں، جن کی تدلیس قابل قبول ہے۔ **(طبقات المدلسین: صفحہ ۳۱)**، لہذا یہ اعتراض ہی مردود ہے۔

نوٹ: '**محمد بن سواء حدثنا سعید**' کی سند بخاری اور مسلم میں موجود ہے۔ **(صحیح بخاری: حدیث نمبر ۳۶۸۶، صحیح مسلم: حدیث نمبر ۳۴۴۸)** اور زبیر علی زئی صاحب کہتے ہیں کہ محمد بن سواء کا سماع سعید بن ابی عروبہؒ سے ان کے اختلاط سے پہلے کا ہے۔ **(مقالات زبیر علی: جلد ۴: صفحہ ۳۶۴ - ۳۶۵)** اور کہتے ہیں کہ صحیحین میں جس کو بطور حجت نقل کیا گیا ہے، اس میں شاگرد کا اپنے استاد سے سماع اختلاط سے پہلے کا ہے۔ **(جلد ۴: صفحہ ۳۶۶)** لہذا خود غیر مقلدین کے اصول سے ثابت ہوا کہ محمد بن سواء کا سماع سعید بن ابی عروبہؒ سے ان کے اختلاط سے پہلے ہوا تھا۔

۸۔ عامر بن عبد الواحد الاحولؒ صحیح مسلم کے راوی ہیں، اور جمہور کے نزدیک ثقہ ہیں۔ **(اکمال تہذیب الکمال: جلد ۷: صفحہ ۱۴۴)**

۹۔ امام حسن البصریؒ **(م ۱۱۰ھ)** مشہور ثقہ، حافظ، امام اور مشہور فاضل ہیں۔ **(تقریب: رقم ۱۲۲۷)**

۱۰۔ حضرت علیؓ مشہور صحابی رسول ہیں۔

اعتراض نمبر ۵:

امام لالکائیؒ کی کتاب السنۃ (یعنی شرح اعتقاد اصول اہل السنہ) میں یہ روایت نہیں ملی۔

الجواب:

یہ روایت **شرح اعتقاد: جلد۸: صفحہ ۱۳۸۲، حدیث نمبر ۲۶۵۱** پر موجود ہے۔ لہذا یہ اعتراض بھی مردود ہے۔

اسکین:

تحقيق كتاب
شرح
أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة
من
الكتاب والسنة وإجماع الصحابة والتابعين من بعدهم

تأليف
الشيخ الإمام العالم الحافظ
أبي القاسم هبة الله بن الحسن بن منصور الطبري اللالكائي
رسالة مقدمة لنيل درجة الدكتوراه

للطالب: أحمد بن مسعود بن حمدان
إشراف
الدكتور عثمان عبد المنعم يوسف
رئيس قسم العقيدة والفلسفة بجامعة الأزهر
والأستاذ بجامعة أم القرى

عقبيه وإن كانت لكبيرة إلا على الذين هدى الله﴾[1] فكان علي بن أبي طالب أول من هدى الله مع النبي ﷺ وأول من لحق بالنبي ﷺ قال: يقول الحجاج: راي ــ عراقي قال: الحسن هو ما أقول لك».

٢٦٥٠ ــ أنا محمد بن عبدالرحمن قال: نا عبيدالله بن عبدالرحمن نا زكريا بن يحيى قال: نا الأصمعي قال: نا خالد بن يزيد العلوي من بني علي بن سوك[2] قال:

«لما دخل الحسن على الحجاج فقال: له ما تقول في علي وعثمان قال: اقول: فيهما كما قال من هو خير مني بين يدي من هو شر منك قال: ومن ذاك الذي هو خير منك وشر مني قال: موسى وفرعون حين قال له فرعون ما بال القرون الأولى قال علمها عند ربي».

٢٦٥١ ــ أنا أحمد بن محمد الفقيه أنا محمد بن أحمد بن حمدا قال: نا عثمان بن محمد قال: نا نصر بن علي قال: نا محمد بن سوار قال: نا سعيد بن أبي عروبة عن عامر الأحول عن الحسن قال:

«شهدت عليا بالمدينة وسمع صوتا فقال ما هذا؟ قالوا قتل عثمان قال: اللهم إني اشهدك اني لم أرض ولم أمالیء مرتين أو ثلاثا»[3].

٢٦٥٢ ــ أنا علي بن عمر ثنا محمد بن جعفر المقرى قال: نا أحمد بن سعيد قال: نا القاسم بن الحكم قال: نا أبو حمزة ثابت بن أبي صفية عن سالم بن أبي الجعد عن محمد بن الحنفية قال:

«لما قتل عثمان استخفى علي في دار لأبي عمر بن محصن الأنصاري فاجتمع

---

(١) سورة البقرة آية ١٤٣ .
(٢) لم أجد شخصا بهذا الاسم .
(٣) وردت روايات كثيرة تفيد عدم رضا علي رضي الله عنه بقتل عثمان اوردها ابن شبه في تاريخ المدينة /١٢٢٨:٤-١٢٩ /و/ ١٢٥٨-١٢٦٩/

١٣٨٢

نوٹ: شرح اعتقاد اصول اہل سنہ میں یہ روایت موجود ہے، لیکن کتاب کی غلطی کی وجہ سے تمیم بن محمدؒ کے بجائے، عثمان بن محمد چھپ چکا ہے۔

اسی طرح محمد بن سواء کی جگہ محمد بن سوار آچکا ہے، جبکہ شرح اعتقاد للالکائی کے مخطوطہ میں تمیم بن محمد اور محمد بن سواء ہی موجود ہے۔[151]
اسی طرح علامہ سیوطیؒ **(م ۹۱۱ھ)** نے بھی یہی روایت شرح اعتقاد سے نقل کی ہے اور وہاں بھی تمیم بن محمد اور محمد بن سواء موجود ہے۔ دیکھئے **الحاوی للفتاویٰ: جلد ۲: صفحہ ۱۰۴)**

اسکین:

[151] یہ مخطوطہ مکتبہ لائپزگ، جرمنی (مکتبہ لایبزیک، بالمانیا) کے رقم ۳۱۸ میں موجود ہے، اس کے ناسخ (یعنی لکھنے والے) حافظ عبد الرزاق بن شیخ عبد القادر الحنبلی البغدادیؒ **(م ۶۰۳ھ)** ہیں، اس مخطوطہ کے **صفحہ: ۲۶۵** پر تمیم بن محمدؒ کا نام موجود ہے، اسی طرح محمد بن سواء کا نام بھی نظر آرہا ہے، لیکن ہمزہ کو لمبا کر دیا گیا، جس طرح تیم کی میم کو اور دوسرے الفاظ کے آخری حرف کو لمبا کیا گیا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کاتب کے لکھنے کا انداز ہے۔ (مخطوطے کا اسکین ملاحظہ فرمائے)



لیکن کاتب کے اس انداز کی وجہ سے، ہمزہ اب راء نظر آرہا ہے، لیکن جیسا کہ ہم نے واضح کیا کہ یہاں آخر میں ہمزہ ہے، جو کہ محمد بن سواء بنتا ہے، اور امام سعید بن ابی عروبہ کے شاگردوں میں بھی محمد بن سواء السدوسی کے نام سے ایک راوی موجود ہے، علامہ سیوطیؒ نے بھی الحاوی میں یہی روایت کو محمد بن سواء سے ہی نقل کیا ہے۔ **(جلد ۲: صفحہ ۱۰۴)** لہذا راجح محمد بن سواء ہی ہے۔

الحاوی للفتاوی

فی الفقه وعلوم التفسیر والحدیث والاصول والنحو والاعراب وسائر الفنون

لعالم مصر ومفتیها الامام العلامة جلال الدین
عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد السیوطی صاحب
التآلیف الکثیرة المتوفی فی سحر لیلة الجمعة
تاسع عشر جمادی الأو نه احدی عشره
وتسعمائة عن اثنتین وستین سنة

(الجزء الثانی)

هذه النسخة طبعت علی نسختنا الممتازة وروجعت علی نسخ فی دار الکتب المصریة
ودار الکتب الازهریة فجاء فیها زیادات کثیرة وتصحیحات قیمة

عنی بنشره جماعة من طلاب العلم سنة ١٣٥٢ ه

١٤٠٣ هـ / ١٩٨٣ م

دار الکتب العلمیة
بیروت - لبنان

١٠٤ الحاوی للفتاوی

عنه . رأیت عثمان قام خطیباً ، وقال غیر واحد : لم یسمع من علی وقد روی عنه غیر حدیث وکان علی لما خرج بعد قتل عثمان کان الحسن بالمدینة ثم قدم البصرة فسکنها الی أن مات قال الحافظ ابن حجر : ووقع فی مسند أبی یعلی قال : ثنا جویریة بن أشرس قال : أنا عقبة بن أبی الصهباء الباهلی قال : سمعت الحسن یقول : سمعت علیاً یقول : قال رسول الله ﷺ : «مثل أمتی مثل المطر» الحدیث ، قال محمد بن الحسن بن الصیرفی شیخ شیوخنا : هذا نص صریح فی سماع الحسن من علی ورجاله ثقات - جویریة وثقه ابن حبان - وعقبة - وثقه أحمد . وابن معین - [انتهی ، وحدیث آخر یدل علی ذلک قال اللالکائی فی السنة : أنا أحمد بن محمد الفقیه أنا محمد بن أحمد بن حمدان ثنا تمیم بن محمد ثنا نصر بن علی ثنا محمد بن سواء ثنا سعید بن أبی عروبة عن عامر الأحول عن الحسن قال : شهدت دلیا بالمدینة وسمع صوتا فقال . ماهذا ؟ قالوا : قتل عثمان قال : اللهم اشهد أنی لم أرض ولم أمالیء مرتین أوثلاثا ، ثم وجدت حدیثا آخر قال الحافظ أبو بکر بن مسدی فی مسلسلاته : صافحت أبا عبد الله محمد بن عبدالله بن عیسوی النغزوی بها قال : صافحت أبا الحسن علی بن سیف الحصری بالاسکندریة ح وصافحت أیضا ابا القاسم عبد الرحمن بن ابی الفضل المالکی بالاسکندریة قال : صافحت شبل بن احمد بن شبل قدم علینا قال کل واحد منهما : صافحت ابا محمد عبد الله بن مقبل بن محمد العجیفی قال : صافحت محمد بن الفرج بن الحجاج السکسکی قال : صافحت ابا مروان عبد الملک بن ابی میسرة قال : صافحت أحمد بن محمد النغزوی بها قال : صافحت احمد الأسود قال : صافحت عشاد الدینوری قال : صافحت علی بن الرزینی الخراسانی قال : صافحت عیسی القصار قال : صافحت الحسن البصری قال : صافحت علی بن ابی طالب قال : صافحت رسول الله صلی الله علیه وسلم قال : صافحت کفی هذه سرادقات عرش ربی عز وجل قال ابن مسدی : غریب لانعلمه الا من هذا الوجه وهذا إسناد صوفی انتهی [1]] ه

مسألة — ذکر بعضهم أن النبی ﷺ لبس عمامة صفراء فهل لذلک أصل ؟

الجواب — نعم قال الطبرانی : ثنا محمد بن الحسین الانماطی البغدادی ثنا مصعب بن عبدالله بن مصعب الزبیری حدثنی أبی عن اسماعیل بن عبد الله بن جعفر عن أبیه قال : رأیت علی رسول الله ﷺ ثوبین مصبوغین بزعفران رداء وعمامة ، أخرجه الحاکم فی المستدرک ، وقال ابن سعد فی الطبقات : انا الفضل بن دکین عن هشام بن سعد عن یحیی بن عبدالله بن مالک قال : کان رسول الله ﷺ یصبغ ثیابه بالزعفران قمیصه ورداءه وعمامته ، وقال : انا هاشم

(۱) هذه الزیادة عثرنا علیها من النسخ التی راجعنا علیها فاثبتناها هنا بحروفها وبذلک قد امتازت طبعتنا بکثرة ما بذلناه فی تحریرها من جهود

لہذا صحیح راجح تمیم بن محمد اور محمد بن سواء ہی ہے۔ واللہ اعلم

الغرض اس روایت سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ حسن البصریؒ نے حضرت علیؓ سے سنا ہے۔

۳۔ الامام الحافظ المحدث امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاریؒ (م **۲۵۶ھ**) فرماتے ہیں کہ:

سُلَيْمَان بن سَالم بن الْقُرَشِيُّ أَبُو دَاوُدَ الْقُرَشِيُّ الْقَطَّانُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ رَأَى عَلِيًّا وَالزُّبَيْرَ الْتَزَمَا وَرَأَى عُثْمَانَ وَعَلِيًّا الْتَزَمَا وَلا يُتَابَعُ عَلَيْهِ سَمِعَ مِنْهُ إِسْحَاقُ۔

امام حسن البصریؒ کہتے ہیں میں نے حضرت علیؓ اور حضرت زبیرؓ کو آپس میں گلے ملتے دیکھا اور (اسی طرح) حضرت عثمان اور حضرت علی کو بھی گلے ملتے دیکھا۔ **(التاریخ الاوسط: جلد ۲: صفحہ ۱۹۹ و اسنادہ حسن بالشاھد)**[152]

---

[152] تفصیل یہ ہے کہ:

۱۔ امام بخاریؒ کی ذات تعارف کی محتاج نہیں۔

اس روایت سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت حسن البصریؒ نے حضرت علیؓ کو دیکھا ہے اور ان سے روایت کیا ہے۔

۴۔ امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاریؒ **(م ۲۵۶ھ)** کہتے ہیں کہ:

قَالَ ابن حُجر: حدثنا حكام، عن أبي حمزة عبد الله بن جابر، عن الحسن رضي الله عنه إني عند علي رضي الله عنه، إذ جاءت الصيحة من دار عثمان۔

حسن البصریؒ کہتے ہیں کہ میں حضرت علیؓ کے پاس تھا کہ اچانک حضرت عثمانؓ کے گھر سے چیخ سنائی دی۔ **(التاریخ الکبیر للبخاری: جلد ۵: صفحہ ۶۰**، واسنادہ صحیح[153])

۲۔ اسحاق بن ابی اسرائیلؒ بھی جمہور کے نزدیک ثقہ صدوق ہیں۔ **(تقریب: رقم ۳۳۸، الکاشف)**

۳۔ سلیمان بن سالم ابو داؤد القرشیؒ بھی ثقہ ہیں۔ **(کتاب الثقات للقاسم: جلد ۵: صفحہ ۱۰۸، تاریخ الاسلام: جلد ۴: صفحہ ۳۳، ۸۶۰)**

۴۔ علی بن زید بن جدعانؒ اس روایت میں مقبول ہیں۔

اعتراض:

زبیر علی زئی صاحب اعتراض کرتے ہیں کہ علی بن زید بن جدعانؒ جمہور کے نزدیک ضعیف ہیں۔ **(فتاویٰ علمیہ: جلد ۲: صفحہ ۵۱۳)**

الجواب:

علی بن زید پر کلام تو موجود ہے، لیکن خود غیر مقلدین کے شیخ ابو اسحاق الحوینیؒ کے نزدیک شاہد کی وجہ سے ان کی حدیث حسن ہوگی، حافظ ابن کثیرؒ کا بھی قریب قریب یہی موقف ہے۔ **(دوماہی الاجماع مجلہ: شمارہ نمبر ۱: صفحہ ۲)** اور پچھلی ۲ روایتیں علی بن زیدؒ کی اس روایت کی شاہد ہیں، جس کی وجہ سے خود اہل حدیثوں کے اصول کی روشنی میں علی زئی صاحب کا یہ اعتراض باطل و مردود ہے۔

۵۔ حسن البصریؒ کی توثیق گزر چکی۔

۶۔ حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت زبیرؓ، اصحاب رسول میں سے ہیں، ثابت ہوا کہ شاہد کی وجہ سے یہ روایت حسن درجہ کی ہے۔

[153] اس کے رواۃ میں ثقہ ہیں:

اسکین:

كتاب

التاريخ الكبير

تأليف

الحافظ النقاد شيخ الاسلام جبل الحفظ وإمام الدنيا
أبي عبد الله اسماعيل بن ابراهيم الجعفي البخاري
المتوفي سنة ٢٥٦ هجرية - ٨٦٩ ميلادية

القسم الأول من الجزء الثالث

عبد الله — عبيد بن علي

ابى فنهاهم عن الشراب فى الأوعية، فلما كان بعد ما قبض النبى صلى الله عليه و سلم اتينا الحسن بن على و حججت مع ابى فقال: قد كان بعدكم رخصة، قاله على سمع الحارث بن مرة سمع يعيش: عن عبد الله بن جابر.

١٣٦ — عبد الله جابر بن عبد الله الأنصارى السلمى، سمع اباه، روى عنه سعيد المقبرى، هو أخو محمد و عمر.

١٣٧ — عبد الله بن جابر الهمدانى عن نوف الحميرى قوله، روى عنه ابن ابى خالد[1].

١٣٨ — عبد الله بن جابر عن نافع و الحسن، روى عنه الثورى، كنيته ابو حمزة[2]، منقطع.

١٣٩ — عبد الله بن جابر العبدى عن الضحاك و الحسن، روى عنه اسحاق بن سليمان، هو الأول اراه[3]، قال ابن حجر حدثنا حكام عن ابى حمزة عبد الله بن جابر: عن الحسن رضى الله عنه انى عند على رضى الله عنه اذ جاءت الصيحة من دار عثمان.

١٤٠ — عبد الله بن جبير الخزاعى عن ابى الفيل ان النبى صلى الله عليه و سلم رجم، قاله محمد بن صباح عن الوليد بن ابى ثور عن سماك،

(١) هو إسمعيل (٢) و فى الجرح و التعديل: ابو حازم، و فى التهذيب: ابو حمزة و يقال ابو حازم البصرى – ف (٣) قلت هو الأول، و الحسن الذى يروى عنه سبط الرسول صلى الله عليها و سلم.

۱۔ امام بخاریؒ **(م ۲۵۶ھ)** مشہور ثقہ امام، حافظ، امیر المؤمنین فی الحدیث ہیں۔

۲۔ حافظ علی بن حُجرؒ **(م ۲۴۴ھ)** بھی صحیحین کے رواۃ میں سے ہیں اور ثقہ، حافظ ہیں۔ **(تقریب: رقم ۴۷۰۰)**

۳۔ حکّام بن سلمؒ **(م ۱۹۰ھ)** بھی صحیح مسلم کے راوی ہیں اور ثقہ ہیں۔ **(تقریب: رقم ۱۴۳۷)**

۴۔ عبد اللہ بن جابر البصریؒ بھی ثقہ راوی ہیں، امام ذہبیؒ، امام ابن معینؒ انہیں ثقہ کہتے ہیں، امام بزارؒ کہتے ہیں کہ ان میں کوئی خرابی نہیں ہے، امام ابن حبانؒ نے انہیں ثقات میں شمار کیا ہے۔ **(الکاشف: رقم ۲۶۵۹، تہذیب التہذیب: جلد ۵: صفحہ ۱۶۷)**

۵۔ حسن البصریؒ کی توثیق گزر چکی ہے۔

۶۔ حضرت علیؓ، صحابی رسول ہیں۔

لہذا یہ سند صحیح ہے۔

اس روایت سے بھی معلوم ہوا کہ حسن البصریؒ نے نہ صرف حضرت علیؓ کو دیکھا بلکہ وہ ان کی خدمت اور صحبت میں بھی رہتے تھے۔

بعض لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ حضرت حسن البصریؒ نے کسی بھی بدری صحابی کو نہیں دیکھا، حالانکہ یہ بات مردود ہے، کیونکہ ان کی ۷۰ بدری صحابہ سے ملاقات ثابت ہے۔

۵۔ امام ابو نعیم اصبہانیؒ (م ۴۳۰ھ) کہتے ہیں کہ:

حدثنا أبو بكر بن مالك، ثنا عبدالله بن أحمد، قال: ثنا علي بن مسهر، ثنا سيار، ثنا رياح، قال: ثنا حسان، قال: سمعت الحسن، يقول أدركت سبعين بدريا وصليت خلفهم وأخذت بحجزهم۔

امام حسن البصریؒ کہتے ہیں کہ میں نے ۷۰ بدری صحابہ کو پایا ہے، ان کے پیچھے نمازیں پڑھی اور ان کا دامن تھاما۔ (**حلیۃ الاولیاء: جلد ۲: صفحہ ۱۹۶**، و اسنادہ حسن[154])

---

[154] اس روایت کے رواۃ معتبر ہیں، تفصیل یہ ہے؛

۱۔ امام ابو نعیمؒ (م ۴۳۰ھ) مشہور محدث، حافظ اور ثقہ، امام ہیں۔ (**کتاب الثقات للقاسم: جلد ۱: صفحہ ۲۶۵**)

۲۔ امام ابو بکر بن مالک القطیعیؒ (م ۳۶۷ھ) بھی ثقہ، حافظ ہیں۔ (**کتاب الثقات للقاسم: جلد ۱: صفحہ ۲۹۳**)

۳۔ امام عبد اللہ بن احمد بن حنبلؒ (م ۲۹۰ھ) بھی ثقہ حافظ ہیں۔ (**تقریب: رقم ۳۲۰۵**)

۴۔ علی بن مسلمؒ (م ۲۵۳ھ) صحیح بخاری کے راوی ہیں اور ثقہ ہیں۔ (**تقریب: رقم ۴۷۹۹**)

۵۔ سیار بن حاتمؒ (م ۲۰۰ھ) بھی جمہور کے نزدیک ثقہ اور حسن الحدیث ہیں۔ (**اکمال تہذیب الکمال: جلد ۲: صفحہ ۱۸۴**)

۶۔ ریاح بن عمرو البصریؒ بھی ثقہ راوی ہیں، امام ابن حبانؒ، امام قاسم بن قطلوبغاؒ نے ثقات میں شمار کیا ہے اور امام ابو زرعہؒ نے صدوق کہا ہے۔ (**کتاب الثقات لابن حبان: جلد: ۶: صفحہ ۳۱۰، کتاب الثقات للقاسم: جلد ۴: صفحہ ۲۸۰**)

۷۔ حسان بن ابی سنانؒ بھی صدوق عابد ہیں۔ (**تقریب: ۱۲۰۰**)

۸۔ حسن البصریؒ کی توثیق گزر چکی۔

اسکین:

حلية الأولياء

وطبقات الأصفياء

للحافظ أبي نعيم أحمد بن عبد الله الأصفهاني

المتوفى سنة ٤٣٠ هـ

الجزء السادس

مكتبة الخانجي
القاهرة

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

* حدثنا أبو بكر بن مالك ثنا عبد الله بن احمد بن حنبل ثنا على بن مسلم ثنا سيار ثنا رياح . قال سمعت حسان بن أبي سنان يقول : والله ما سمعت الحسن ذاكرا الدنيا في مجلسه قط ، إلا أنه ربما قال تعلمون أن أحدا يخرج ؟ فيكتب معه إلى أخيه سعيد كتابا .

* حدثنا أبو بكر بن مالك ثنا عبد الله بن احمد ح. وحدثنا محمد بن جعفر ثنا إسحاق بن إبراهيم قالا : ثنا على بن مسلم ثنا سيار ثنا رياح قال ثنا حسان قال سمعت الحسن يقول: أدركت سبعين بدريا ، وصليت خلفهم وأخذت بحجزهم .

* حدثنا أبي ثنا إبراهيم بن محمد بن الحسن ثنا محمد بن يزيد المستملي ثنا داود بن محمد. قال : رأى رجل رياحا بالمصيصة يأكل خبزا وملحا ، فقال تأكل خبزا وملحا في هذا الريف بالمصيصة ؟ قال نعم! حتى ندرك الشواء والعرس في الدار الاخرى . قال: وخرج رياح في نفر الى الحباب (١) راجلا فلما بلغ العقبة عند المقابر إذا رجل على فرس ومعه فرس يقوده وهو ينادى يا نور يا نور ، فقال له رياح ؟ هل لك في نور مكان نور ، قال فأعطاه الفرس فنفر عليه ، فلقى العدو فقتل فلم ير الرجل الدافع الفرس ولا يدرى من أين هو .

أسند رياح عن حسان بن أبي سنان وغيره .

وأسند أخوه عون بن عمرو القيسى .

ومن غرائب حديث عون أخيه ما حدثناه أبو على محمد بن احمد بن الحسن ثنا إبراهيم بن هاشم البغوى ثنا إسماعيل بن سيف ثنا عون بن عمرو أخو رياح القيسى ثنا الجريرى عن ابن بريدة عن أبيه . قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : « اقرؤا القرآن بحزن فانه نزل بالحزن » .

* حدثنا سليمان بن احمد ثنا عباس بن الفضل الاسقاطى ثنا احمد بن يونس ثنا رياح بن عمرو ثنا أيوب السختياني عن محمد بن سيرين عن أبي هريرة . قال « بينا نحن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم إذ طلع شاب من الثنية ، فلما رأيناه رميناه بأبصارنا فقلنا لو أن هذا الشاب جعل شبابه ونشاطه وقوته في سبيل

(١) كذا في الاصل . بالحاء المهملة ولعله الجباب بالجيم أو الجبان

معلوم ہوا کہ امام حسن البصریؒ (م ١١٠ھ) نے ٧٠ بدری صحابہ کی زیارت کی ہے، اور ان میں حضرت علیؓ بھی شامل ہیں، جیسا کہ دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے۔ لہذا یہ کہنا کہ انہوں نے کسی بھی بدری صحابی سے ملاقات نہیں، باطل و مردود ہے۔

٦۔ امام بیہقیؒ (م ٤٥٨ھ) فرماتے ہیں کہ:

أنبأ أبو عبد الله الحافظ، و أبو بكر بن الحسن القاضي قالا: ثنا أبو العباس محمد بن يعقوب، ثنا العباس الدوري، ثنا الحسن بن بشر، ثنا الحكم بن عبد الملك عن الحسن، قال: "أمنا علي بن أبي طالب في زمن عثمان بن عفان رضي الله عنه عشرين ليلة---------

---

لہذا یہ سند حسن درجہ کی ہے۔

حضرت حسن البصریؒ کہتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالبؓ نے حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں ۲۰ دن تک ہماری امامت کی۔۔۔۔

(السنن الکبریٰ للبیہقی: حدیث ۴۳۰۲ و اسنادہ حسن بالشواھد)[155]

آخری بات:

حسن البصریؒ کا حضرت علیؓ کو دیکھنا تو منکرین سماع بھی تسلیم کرتے ہیں، چنانچہ امام علی بن المدینیؒ **(م ۲۳۴ھ)** امام ابو زرعہ رازیؒ **(م ۲۶۱ھ)** امام مزّیؒ **(م ۷۴۲ھ)** وغیرہ نے صراحت کی ہے کہ انہوں نے حضرت علیؓ کو دیکھا ہے۔ **(تہذیب الکمال: جلد ۶: صفحہ ۹۷، المراسیل لابن ابی حاتم: صفحہ ۳۱، العلل لابن المدینی: صفحہ ۵۳، ۵۴)** لہذا بعض علماء کا مطلقاً ان کی ملاقات کا ہی انکار کرنا صحیح نہیں ہے۔

پھر تحقیق اور دلائل سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ امام حسن البصریؒ نے حضرت علیؓ سے روایتوں کو سنا بھی ہے، جیسا کہ مسند ابی یعلیٰ الموصلی اور شرح اعتقاد للالکائی سے معلوم ہوتا ہے۔

نیز، متعدد بار علیؓ کو دیکھنا اور ان کی خدمت میں رہنے کا بھی ثبوت امام بخاریؒ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے۔ لہذا صحیح اور راجح یہی ہے کہ انہوں نے حضرت علیؓ سے روایت سنی ہے اور ان کا حضرت علیؓ سے سماع بھی ثابت ہے۔

غالباً یہی وجہ ہے کہ امام بخاریؒ **(م ۲۵۶ھ)** بھی 'الحسن عن علی بن ابی طالب' کی سند کو متصل مانتے ہیں۔

چنانچہ اس کے بارے میں کہتے ہیں کہ: ' **الْحَسَنُ قد أدرک علياً، وهو عندی حديث حسن**' حسن بصریؒ نے حضرت علیؓ کو پایا ہے، اور ان کی حدیث میرے نزدیک حسن ہے۔ **(العلل الکبیر للترمذی: صفحہ ۲۵۵)**، یہی قول حافظ ابن الصیرفیؒ **(م ۷۳۸ھ)** اور شیخ مبارک بن سیف الھاجری کا بھی ہے، جیسا کہ تفصیل گزر چکی۔

الغرض خلاصہ کلام یہ ہے کہ دلائل اور تحقیق کی روشنی میں الحسن البصری عن علی بن ابی طالب کی سند متصل ہے۔ واللہ اعلم

---

[155] اس روایت کے تمام رواۃ ثقہ ہیں، مگر حکام بن عبد الملک البصریؒ ضعیف ہیں۔ **(تقریب: رقم ۱۴۵۱)**، لیکن چونکہ پچھلی روایات سے حضرت حسن البصریؒ کا حضرت علیؓ کو دیکھنا اور ان سے سماع ثابت ہوتا ہے۔

لہذا شاہد کی وجہ سے یہ روایت حسن درجہ کی ہے۔ واللہ اعلم

حضرت حسن بصریؒ نے حضرت عمران بن حصینؓ سے سماع کیا ہے۔

مولانانذیرالدین قاسمی

حضرت حسن بصریؒ نے حضرت عمران بن حصینؓ سے سماع کیا ہے ،اور یہی محدثین کا راجح قول ہے۔

۱) امام بزارؒ (م ۲۹۲ھ) کہتے ہیں کہ حسن بصریؒ نے حضرت عمران بن حصینؓ سے سنا ہے۔**(مسند بزار ،بحوالہ نصب الرایہ ج:۱ص: ۹۰)**

۲) امام ابن حبانؒ (م ۳۵۴ھ) فرماتے ہیں کہ " **وقدسمع من معقل بن یسار وعمران بن حصین**" حضرت حسن بصریؒ نے معقل بن یسار اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے سنا ہے۔**(المجروحین ج:۲ص:۱۶۳،۱۶۴)**

۳) امام ابو عبداللہ الحاکمؒ (م ۴۰۵ھ) کہتے ہیں کہ "**وقدسمع الحسن من عمران بن حصین** " حضرت حسن بصریؒ نے حضرت عمران بن حصینؓ سے سنا ہے۔

۴) امام ذہبیؒ (م ۷۴۸ھ) نے واضح کیا ہے کہ "**سمع الحسن من عمران**"،حسن بصریؒ نے عمران بن حصینؓ سے سنا ہے۔(المستدرک للحاکم مع تلخیص للذہبی ج:۱ص: ۸۱،حدیث نمبر: ۷۸)

۵) امام ابن حجر عسقلانیؒ (م ۸۵۲ھ) تحریر فرماتے ہیں کہ "**نعم سمع من معقل وعمران**'جی ہاں ! حسن بصریؒ نے معقل بن یسار اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے سنا ہے۔(تہذیب التہذیب ج:۵ص:۱۰۵)

۶) امام نوویؒ (م ۶۷۶ھ) بھی کہتے ہیں کہ حسن بصریؒ نے عمران بن حصینؓ سے سنا ہے۔**(تہذیب الاسماء واللغات ج:۱ص:۱۶۱)**

۷) امام ابن ترکمانیؒ (م ۷۵۰ھ) کہتے ہیں کہ میرے نزدیک راجح یہی ہے کہ حسن بصریؒ نے عمران بن حصینؓ سے سنا ہے۔

۸) حافظ عبدالغنی المقدسیؒ (م ۶۰۰ھ) بھی "الکمال "میں فرماتے ہیں کہ '**انه سمع منه**' حسن بصریؒ نے عمران بن حصینؓ سے سنا ہے۔**(الجوہر النقی ج:۲ص: ۲۱۶،۲۱۷،ج:۱۰ص:۷۱)**

دلائل :

۱)	امام احمد بن حنبلؒ (**۲۴۱ھ**) کہتے ہیں کہ:

حدثنا هشام بن القاسم حدثنا المبارك عن الحسن أخبرني عمران بن حصين قال: أمر رسول الله ﷺ بالصدقة ونهي عن المثلة۔ (**مسند احمد بن حنبل ج:۳۳ص:۱۷۱، حدیث نمبر:۱۹۹۹۵۰، بتحقیق ارنوط**)

غور فرمایئے ! امام حسن بصریؒ نے خود "**أخبرني عمران بن حصين**" (مجھے عمران بن حصینؓ نے بتایا) کہہ کر یہ صراحت کردی کہ انہوں نے عمران بن حصینؓ سے سنا ہے۔

نوٹ : اس حدیث کے تمام روات ثقہ ہیں ،لیکن مبارک بن فضالہؒ مدلس ہیں اور اس روایت میں وہ عن سے روایت کررہے ہیں۔لیکن چونکہ آنے والی روایات ان کے شواہد میں موجود ہے ،لہٰذا اس روایت میں ان پر تدلیس کا الزام مردود ہے۔

۲)	امام احمد بن حنبلؒ ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ :

حدثنا معاوية، حدثنا زائدة عن هشام قال: زعم الحسن أن عمران بن حصين حدثه قال أسرينا مع النبي ﷺ ليلة۔

ہشام بن حسانؒ کہتے ہیں کہ (میرے شیخ)امام حسن بصریؒ کی رائے ہے کہ عمرابن حصینؓ نے ان سے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ۔۔۔۔۔۔۔(**مسند احمد ج:۳۳ص: ۱۷۹، حدیث نمبر :۱۹۹۶۵، اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں**)

نوٹ: امام ہشام بن حسانؒ (**م ۱۴۸ھ**) کا سماع حضرت حسن بصریؒ سے ثابت ہے، دیکھئے **ص:۲۷۲** ۔ لہٰذا "**هشام بن حسان عن الحسن**" کی سند متصل ہے۔

۳)	امام عبد اللہ بن زبیر الحمیدیؒ (**م ۲۱۹ھ**) فرماتے ہیں کہ :

ثناسفیان قال: ثنا ابن جدعان قال: سمعت الحسن یقول: ثناعمران بن حصین قال: کنامع النبی ﷺ فی مسیر لہ۔ (مسند حمیدی ج:۲ص: ۸۰،حدیث نمبر: ۸۷۳)[156]

اس روایت میں بھی حسن بصری ؒ نے عمران بن حصین ؓ سے سماع کی صراحت کی ہے۔

۴) امام بیہقی ؒ (م ۴۵۸ھ) فرماتے ہیں کہ :

أخبرنا أبو علی الحسن بن محمد بن محمد بن علی الروذباری أنا أبو محمد عبداللہ بن عمر بن شوذب الواسطی نا محمد بن عبدالملک الدقیقی نا یزید بن ہارون أنا زیاد بن ابی زیاد الجصاص، نا الحسن، حدثنی عمران بن حصین قال: لا تزکو صلاۃ مسلم الا بطھور و رکوع و سجود و فاتحۃ الکتاب وراء الامام وغیر الامام۔ (کتاب القراء ت للبیہقی ص۱۰۱،حدیث نمبر: ۲۳۳)

اس میں بھی حسن بصری ؒ نے عمران بن حصین ؓ سے سماع کی صراحت کی ہے ،اور اس کی سند میں زیاد الجصاص ؒ ضعیف ہیں۔

۵) امام احمد بن حنبل ؒ فرماتے ہیں کہ :

حدثنا یزید أخبرنا شریک بن عبداللہ عن منصور عن خیثمۃ عن الحسن قال: کنت أمشی مع عمران بن حصین أحدنا آخذ بید صاحبہ فمررنا بسائل یقرأ القرآن فاحتسبنی عمران وقال قف نستمع القرآن فلما فرغ سأل فقال عمران: انطلق بنا انی سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: اقرءوا القرآن واسألوا اللہ بہ فان من بعد کم قوما یقرءون القرآن و یسألون الناس بہ۔ (مسند احمد حدیث نمبر : ۱۹۹۱۷،مسند الرویانی ج:۱ص:۱۰۳،حدیث نمبر:۸۱)

اس روایت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ امام حسن بصری ؒ کا عمران بن حصین ؓ سے سماع ثابت ہے،اور اس کی سند میں خیثمہ بن ابی خیثمہ کمزور ہے۔

---

156 اس روایت میں علی بن زید بن جدعان ؒ ہیں ،جن کے بارے میں تفصیل گزر چکی کہ شاہد یا متابع میں ان کی حدیث حسن ہو گی۔غیر مقلدین کا بھی یہی موقف ہے ،تفصیل **ص:۲۶۷** پر موجود ہے۔اور پچھلی اوار آنے والی روایات ان کی شاہد ہیں جس کی وجہ سے یہ روایت حسن درجے کی ہو گی۔

۶) امام ابن جریر الطبریؒ (م۰۱۳ھ) فرماتے ہیں کہ :

حدثنا أبو کریب قال حدثنا اسحاق بن سلیمان عن جسر عن الحسن قال: سألت عمران بن حصین و أبا هریرة عن آیة فی کتاب اللہ تبارک و تعالی: "و مساکن طیبة فی جنات عدن" فقالا علی الخبیر سقطت! سألنا رسول اللہ ﷺ فقال: قصر فی الجنة من لؤلؤ فیه سبعون دارا من یاقوتة حمراء فی کل دار سبعون بیتا من زمردة خضراء فی کل بیت سبعون سریرا۔ (تفسیر ابن جریر الطبری بتحقیق احمد شاکر ج:۱۴ص: ۳۴۹)

اس روایت میں جسر بن فرقد البصریؒ پر کلام ہے اور اس میں حسن بصریؒ کا عمران بن حصینؓ سے سماع کا ذکر ہے۔ تو ان تمام روایات کی وجہ سے مبارک بن فضالہؒ پر تدلیس کا الزام باطل ہے ،جس کی سے مبارک کی روایت صحیح ہو گی۔

الغرض ان دلائل اور محدثین کے اقوال سے معلوم ہوا کہ حسن بصریؒ کا سماع حضرت عمران بن حصینؓ سے ثابت ہے ،لہذا "الحسن البصری عن عمران بن حصین" کی سند متصل ہو گی اور یہی درست اور راجح ہے۔



- نماز میں قہقہ لگانے سے نماز کے ساتھ وضو بھی ٹوٹ جائے گا۔
- امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام سفیان ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ثقہ ہیں۔
- حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سینہ پر ہاتھ باندھنے کی تفسیر ثابت نہیں (کفایت اللہ سنابلی کو جواب)
- کتاب الآثار امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت ہے (زبیر علی زئی کو جواب)
- امام موفق بن احمد المکی رحمۃ اللہ علیہ صدوق ہے (زبیر علی زئی اور غیر مقلدین کو جواب)

ALIJMA
FOUNDATION

ناشر: الاجماع فاؤنڈیشن

امام حسن البصریؒ (م ۱۱۰ھ) کا سماع حضرت ابو سعید الخذریؓ (م ٦۴ھ) سے ثابت ہے۔

مولانا نذیر الدین قاسمی

امام حسن البصریؒ (م ۱۱۰ھ) کا سماع حضرت ابو سعید الخذریؓ (م ٦۴ھ) سے ثابت ہے۔ دلیل درج ذیل ہے :

۱) حضرت ابو یعلی الموصلیؒ (م ۳۰۷ھ) فرماتے ہیں کہ

حدثنا قطن بن نسیر، حدثنا جعفر بن سلیمان، حدثنا المعلی بن زیاد قال: لما ھزم یزید بن المھلب اھل البصرۃ قال المعلی: فخشیت ان اجلس فی حلقۃ الحسن بن ابی الحسن فاوجد فیھا فاعرف، فأتیت الحسن فی منزلہ فدخلت علیہ ــــــــــ ثم حدث (یعنی الحسن البصری) بحدیثین: حدثنا أبو سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ ﷺ بحدیث ـ قال: قال رسول اللہ ﷺ ــــــــ (مسند ابی یعلی الموصلی ج:۲ ص:۵۳٦، حدث نمبر :۱۴۱۱)

اسکین:

« قرأت المسانيد، كمسند العدني ومسند أحمد بن منيع،
وهي كالأنهار، ومسند أبي يعلى كالبحر يكون مجمع الأنهار »

مسند أبي يعلى الموصلي

الإمام الحافظ أحمد بن علي بن المثنى التميمي
(٢١٠ - ٣٠٧هـ)

الجزء الثاني

حققه وخرج أحاديثه
حسين سليم أسد

دار المأمون للتراث
دمشق - ص.ب : ٤٩٧١
بيروت - ص.ب : ١٣ ٥٣٧٨

أَعْظَمُ النَّاسِ شَهادَةً عِنْدَ رَبِّ العَالمينَ »(١) .

٤٣٨ - (١٤١١) - حدثنا قطن بن نُسَيْر ، حدثنا جعفر بن سليمان ، حدثنا المعلىٰ بن زيادقالَ: لَمَّا هَزَمَ يزيدُ بْنُ المهلب أَهْلَ البصرة قالَ المعلىٰ : فَخشيتُ أَنْ أَجْلِسَ في حَلقةِ الحَسن بن أبي الحسن فَأُوجَدَ فيها فَأُعْرَفَ . فَأَتَيْتُ الحسنَ في مَنْزِلِهِ فَدَخَلْتُ عَلَيْه فَقُلْتُ : يا أبا سَعيدٍ كَيْفَ بِهذِه الآيَةِ مِنْ كِتابِ اللَّهِ ؟ قالَ : أَيَّةُ آيةٍ مِنْ كتابِ اللَّهِ ؟ قُلْتُ : قولُ اللَّهِ في هٰذهِ الآيةِ : (وَتَرَىٰ كثيراً مِنْهُمْ يُسَارِعُونَ فِي ٱلإِثْمِ وَالعُدْوانِ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا كانُوا يَعْمَلونَ)(٢) . [المائدة : ٦٢] قالَ: يا عَبْدَ اللَّهِ ، إِنَّ القَوْمَ عَرَضُوا السَّيْفَ فَحالَ السَّيْفُ دُونَ الكلامِ . قُلْتُ : يا أبا سعيد ، فَهَلْ تَعْرِفُ لِمُتَكَلِّمٍ فَضْلًا ؟ قالَ : لا . قالَ المعلىٰ : ثُمَّ حَدَّثَ بِحديثَيْنِ ، قالَ :

حدثنا أبو سعيد الخدري ، عن رسول اللَّهِ ﷺ بِحديثٍ قالَ : قالَ رَسولُ اللَّهِ ﷺ : « **أَلا لا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ رَهْبَةُ النَّاسِ أَنْ يَقولَ الحقَّ إذا رَآهُ ، أَنْ يَذْكُرَ تَعْظِيمَ اللَّهِ فَإِنَّهُ لا يُقَرِّبُ مِنْ أَجَلٍ ، وَلا يُبْعِدُ مِنْ رِزْقٍ** »(٢) .

قال : ثم حدث الحسن بحديث آخر قالَ رَسول اللَّه ﷺ :

(١) إسناده ضعيف ، ولكن أخرجه مسلم في الفتن (٢٩٣٨) (١١٣) باب : في صفة الدجال ، وتحريم المدينة عليه وقتله المؤمن وإحيائه ، من طريق محمد بن عبد الله بن قهزاذ ، حدثنا عبد الله بن عثمان ، عن ابي حمزة ، عن قيس بن وهب ، بهذا الإسناد .

(٢) في الأصلين « يصنعون » وهو خطأ .

٥٣٦

غور فرمایئے!اس میں حسن البصریؒ نے ابو سعید الخدریؓ سے روایت کرنے میں سماع کی تصریح کی ہے۔

اس روایت کے رواۃ کی تحقیق درج ذیل ہے :

۱) امام ابو یعلی الموصلیؒ(م ۳۰۷؁ھ)مشہور ثقہ ،امام اور حافظ الحدیث ہیں۔**(تاریخ الاسلام ج:۷ ص: ۱۱۲،کتاب الثقات للقاسم ج:۱ص:۴۳۰)**

۲) ابو العباس القطن بن نسیر البصریؒ بھی جمہور کے نزدیک ثقہ ہیں۔

امام ابن حبانؒ نے انہیں ثقات میں شمار کیا ہے ،امام مسلمؒ اور امام عبد اللہ بن ا حمدؒ،امام ابوداوٗدؒ اور امام یعقوب ابن سفیانؒ الفسوی نے ان سے روایت کیا ہے اور غیر مقلدین کے نزدیک یہ حضرات صرف ثقہ سے روایت کرتے ہیں۔**(اتحاف النبیل ج:۲ص:۱۰۳،۱۲۲،۱۲۶،۱۲۷،مقالات زبیر علی زئی ج:۱ص:۴۴۹،سینے پر ہاتھ باندھنے کا حکم اور مقام :۴۳،انوار البدر ص:۱۳۶)**

معلوم ہوا کہ امام مسلمؒ،امام عبداللہ بن احمدؒ،امام ابو داوٗدؒ اور امام یعقوب بن سفیانؒ کے نزدیک یہ راوی ثقہ ہے ،یہی وجہ ہے کہ امام دارقطنیؒ نے آپ کو"ذکر اسماء التابعین و من بعدھم ممن صحت روایتہ عن الثقات عند البخاری و مسلم ج:۲ ص:۲۰۸"میں شمار کرکے بتادیا کہ امام مسلمؒ کے نزدیک قطن بن نسیر ثقہ ہیں۔

امام ابن عدیؒ کہتے ہیں کہ ان کی طرف رجوع کرو ،ان میں کوئی خرابی نہیں ہے۔**(تہذیب التہذیب ج:۲۳ص: ۶۱۸،میزان الاعتدال ج:۳ص:۳۹۱،مسند احمد ج:۲ص:۳۶۴)**

پھر امام ابن حبانؒ،امام ضیاء الدین مقدسیؒ،امام ابن عساکرؒ اور امام ابونعیمؒ وغیرہ نے آپ کی حدیث کو صحیح کہا ہے۔ **(صحیح ابن حبان حدیث نمبر:۸۶۶،الاحادیث المختارہ ج:۵ص:۹،معجم ابن عساکر ج:۱ص:۲۸۱،المستخرج لابی نعیم ج:۱ص:۱۸۹)** اور کسی محدث کا کسی حدیث کی تصحیح و تحسین کرنا حدیث کے ہر ہر راوی کی توثیق ہوتی ہے ،جیسا کہ غیر مقلدین کا مشہور اصول ہے۔(دیکھئے،**ص:۲**) حافظ ہیثمیؒ نے بھی ان کو ثقہ کہا ہے۔**(معجم الزوائد للھیثمی حدیث نمبر:۲۲ ۷۵)**

معلوم ہوا کہ آپ جمہور کے نزدیک ثقہ ہیں۔اور جب کوئی راوی جمہور کے نزدیک ثقہ ہوتا ہے تو اہل حدیث حضرات کے نزدیک اس پر ایک یا چند لوگوں کی جرح باطل و مردود ہوتی ہے۔**(مقالات زبیر علی زئی ج:۶ص:۱۴۳)**

۳) ابوسلیمان جعفر بن سلیمان البصریؒ **(م۱۷۸ھ)** بھی صحیح مسلم کے راوی ہیں اور ثقہ ،صدوق ،زاہد ہیں۔**(تقریب رقم :۹۴۲،الکاشف)**

۴) معلی بن زیاد البصریؒ بھی صحیح مسلم کے راوی ہیں اور ثقہ ،صدوق ،زاہد ہیں۔**(تقریب رقم :۶۸۰۴،الکاشف)**

۵) حسن البصریؒ **(م۱۱۰ھ)** مشہور ،ثقہ ،امام ،حافظ اور فقیہ ہیں۔**(تقریب رقم :۱۲۲۷)**

۶) ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ مشہور صحابئ رسول ہیں۔**(تقریب)**

معلوم ہوا کہ اس کی سند حسن ہے اور اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ امام حسن البصریؒ کا سماع حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے ثابت اوردرست ہے۔

واللہ اعلم۔

شمارہ نمبر ۲۵

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

نومبر / ۲۰۲۲

دو ماہی مجلّہ

الاجماع





* الحسن البصری (م ۱۱۰ھ) کا سماع، سمرة بن جندبؓ (م ۵۸ھ) سے ثابت ہے۔
* نماز میں "آہستہ" آمین کہنا افضل ہے۔
* ابو سعد البقال، سعید بن المرزبانؒ (م ۱۴۰ھ)، ائمہ کی عدالت میں۔

ناشر: الاجماع فاؤنڈیشن

الحسن البصریؒ (م ۱۱۰؁ھ) کا سماع، سمرۃ بن جندبؓ (م ۵۸؁ھ) سے ثابت ہے۔

-مفتی ابن اسماعیل المدنی

-مولانا نذیر الدین قاسمی

الحسن بن ابی الحسن البصریؒ (م ۱۱۰؁ھ) کا سماع، سمرۃ بن جندبؓ (م ۵۸؁ھ) جمہور محدثین کے نزدیک ثابت ہے۔ چنانچہ

* امام العلل، امام علی بن المدینیؒ (م ۲۳۴؁ھ) فرماتے ہیں کہ ''سماع الحَسَن من سَمُرَۃ صحیح''۔ (**التاریخ الکبیر للبخاری: ج ۲: ص ۲۸۹**)

* امام ابوعبداللہ البخاریؒ (م ۲۵۶؁ھ) نے کہا: ''سماع الحسن من سمرۃ بن جندب صحیح''۔ (**علل الکبیر للترمذی: ص ۳۸۶**)

* امام ابوالحسین، مسلم بن الحجاجؒ (م ۲۶۱؁ھ) نے کہا: ''سمع أبا بکرۃ و أنس بن مالك و سمرۃ''۔ (الکنی و الأسماء: ج ۱: ص ۳۵۷)

* امام ابوداودؒ (م ۲۷۵؁ھ) فرماتے ہیں کہ

''دلت ھذہ الصحیفۃ علی أن الحسن سمع من سمرۃ''۔ (**سنن ابی داود: حدیث نمبر ۹۷۵، نیز دیکھئے عون المعبود: ج ۱: ص ۳۶۹-۳۷۰**)

* مشہور امام العلل، امام ابوحاتم الرازیؒ (م ۲۷۷؁ھ) کے نزدیک بھی، الحسن البصریؒ (م ۱۱۰؁ھ) کا سماع، سمرۃ بن جندبؓ (م ۵۸؁ھ) سے ثابت ہے۔ چنانچہ حافظ علاء الدین المغلطائیؒ (م ۷۶۲؁ھ) کہتے ہیں کہ

وفي تاریخ أبي حاتم الرازي روایۃ الکتانی قلت: الحسن ھل سمع من سمرۃ؟ فذکر کلامًا یقتضي سماعہ منہ۔ (شرح ابن ماجہ للمغلطائی: ص ۱۴۲۷)

* امام ابوعیسی الترمذیؒ (م ۲۷۹؁ھ) نے کہا: ''حدیث سمرۃ حدیث حسن صحیح، و سماع الحسن من

سمرة صحيح هكذا قال علي بن المديني، وغيره''۔(سنن الترمذی: حدیث نمبر ۱۲۳۷)

* ثقہ، ثبت، حافظ الحدیث، امام ابوجعفر الطحاویؒ (م ۳۲۱ھ) کہتے ہیں کہ

''قد جاء بهذا الاضطراب، فمرة يقال فيه: عن الحسن، عن عقبة، ومرة، عن الحسن، عن سمرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم. فأما من قال فيه: عن عقبة، فذلك ما يبعد في القلوب أيضا؛ لأن أهل العلم بالحديث جميعا لا يثبتون للحسن لقاء لعقبة. وأما من قال عنه: عن الحسن، عن سمرة، فذلك موهوم فيه لقاء الحسن سمرة، وأخذه عنه، بل قد صح ذلك، وثبت''۔(شرح مشکل الآثار: ج ۱۵: ص ۳۷۳)

* صاحب المستدرک، ابوعبداللہ الحاکم الصغیرؒ (م ۴۰۵ھ) فرماتے ہیں کہ

''وحديث سمرة لا يتوهم متوهم أن الحسن لم يسمع من سمرة فإنه قد سمع منه''۔(المستدرک للحاکم: ج ۱: ص ۳۳۵، حدیث نمبر ۷۸۰)

* حافظ ابن الجوزیؒ (م ۵۹۷ھ) نے کہا:

''وقول علي بن المديني: إن أحاديث سمرة صحاح (يعني) أنه قد سمعها (منه مقدم) على قول يحيى بن سعيد: إن أحاديثه عنه كتاب، وعلى قول ابن حبان: إنه لم يشافه سمرة''۔(کتاب التحقیق لابن الجوزی بحوالہ البدر المنیر: ج ۴: ص ۷۰)

* امام ابوزکریا، یحیی بن شرف النوویؒ (م ۶۷۶ھ) فرماتے ہیں کہ

''وسمع ابن عمر، وأنسًا، وسمرة''۔(تہذیب اللغت: ج ۱: ص ۱۶۱)

* حافظ شرف الدین الدمیاطیؒ (م ۷۰۵ھ) کے نزدیک بھی، الحسن البصریؒ (م ۱۱۰ھ) کا سماع، سمرۃ بن جندبؓ (م ۵۸ھ) سے ثابت ہے۔(کشف المغطی: ص ۳۶-۳۷)

* حافظ ذہبیؒ (م ۷۴۸ھ) کہتے ہیں کہ

''وبين العلماء - فيما روى الحسن عن سمرة - اختلاف في الاحتجاج بذلك، وقد ثبت سماع الحسن من سمرة، ولقيه بلا ريب، صرح بذلك في حديثين''۔(سیر اعلام النبلاء: ج ۴: ص ۱۸۳-۱۸۴)

* حافظ ابن القیمؒ (م ۷۵۱ھ) نے کہا:

''وقد صح سماع الحسن من سمرة، وغاية هذا أنه كتاب، ولم تزل الأمة تعمل بالكتب قديما وحديثا، وأجمع الصحابة على العمل بالكتب، وكذلك الخلفاء بعدهم، وليس اعتماد الناس في العلم إلا على الكتب فإن لم يعمل بما فيها تعطلت الشريعة''۔(اعلام الموقعین: ج ۲: ص ۹۶)

* حافظ ابن حجر عسقلانیؒ (م ۸۵۲ھ) نے کہا:

''وأخرجه الترمذي من حديث الحسن عن سمرة وفي سماع الحسن من سمرة اختلاف وفي الجملة هو حديث صالح للحجة''۔(فتح الباری: ج ۵: ص ۵۷)

- ایک اور جگہ حافظؒ (م ۸۵۲ھ) کہتے ہیں کہ

''وأما رواية الحسن عن سمرة بن جندب ففي "صحيح البخاري" سماعا منه لحديث العقيقة.

وقد روى عنه نسخة كبيرة، غالبها في السنن الأربعة، وعند علي ابن المديني أن كلها سماع، وكذا حكى الترمذي عن البخاري، وقال يحيى القطان وآخرون: هي كتاب. وذلك لا يقتضي الانقطاع.

وفي "مسند أحمد": حدثنا هشيم عن حميد الطويل وقال: جاء رجل إلى الحسن فقال: إن عبداله أبق، وإنه نذر ان يقدر عليه أن يقطع يده. فقال الحسن: حدثنا سمرة قال: قل ما خطبنا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم خطبة إلا أمر فيها بالصدقة، ونهى عن المثلة.

وهذا يقتضي سماعه منه لغير حديث العقيقة''۔(تہذیب التہذیب: ج ۲: ص ۲۶۷-۲۶۸)

اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ (م ۸۵۲ھ) کے نزدیک ''الحسن عن سمرة'' کی سند مقبول ہے۔اور مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وہ احادیث ذکر کردی جائے، جس میں الحسن البصریؒ (م ۱۱۰ھ) نے سمرۃ بن جندبؓ (م ۵۸ھ) سے سماع کی تصریح کی ہے۔چنانچہ دلائل درج ذیل ہیں:

دلیل نمبر ''۱'' اور ''۲'':

شیخ، محدث شعیب الارنووطؒ (م ۱۴۳۶ھ)، حافظ شمس الدین الذہبیؒ (م ۷۴۸ھ) کے قول ''وبين العلماء - فيما روى الحسن عن سمرة - اختلاف في الاحتجاج بذلك، وقد ثبت سماع الحسن من سمرة، ولقيه بلا ريب، صرح بذلك في حديثين'' کے تحت کہتے ہیں کہ

''الأول: حديث "الغلام مرتهن بعقيقته تذبح عنه يوم السابع ويسمى، ويحلق رأسه" أخرجه من رواية قتادة، عن الحسن، عن سمرة أحمد 5/7 و17 و22، وأبو داود (2838). والنسائي 7/166، والترمذي (1522)۔

وإسناده صحيح، ففي البخاري 9/511 في العقيقة: حدثني عبد الله بن أبي الأسود، حدثنا قريش بن أنس، عن حبيب بن الشهيد، قال: أمرني ابن سيرين أن أسأل الحسن ممن سمع حديث العقيقة؟ فسألته: فقال: من سمرة بن جندب۔

والثاني: حديث "قلما خطب النبي صلى الله عليه وسلم خطبة إلا أمر فيها بالصدقة، ونهى عن المثلة" أخرجه أحمد 5/12 من طريق هشيم، حدثنا حميد، عن الحسن، قال: جاءه رجل، فقال: إن عبدا له أبق، وإنه نذر إن قدر عليه أن يقطع يده، فقال الحسن: حدثنا سمرة قال: فذكره [وإسناده صحيح]''۔(سیر اعلام النبلاء: ج ۳:ص ۱۸۴، ت الارنوؤط، مسند الامام احمد: ج ۳۳:ص ۳۱۶، حدیث نمبر ۲۰۱۳۵)

دلیل نمبر ۳:

حافظ ابو علی الطوسیؒ (م ۳۱۲ھ) فرماتے ہیں کہ

نا محمد بن المثنى العنزي البصري قال نا سعيد ابن سفيان الجحدري قال نا شعبة عن قتادة عن الحسن قال نا سمرة ابن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ يوم الجمعة فبها ونعمت ومن اغتسل فهو أفضل۔(مستخرج الطوسی علی الترمذی: ج ۳:ص ۱۰، ت انیس)

سند کی تحقیق:

(۱) حافظ ابو علی، الحسن بن علی بن نصر الطوسیؒ (م ۳۱۲ھ) مشہور ثقہ، حافظ، مصنف ہیں۔(ارشاد القاصی والدانی: ص ۲۶۹)

(۲) محمد بن المثنی، ابو موسی البصریؒ (م ۲۵۲ھ) کتب ستہ کے راوی اور ثقہ، ثبت، حافظ الحدیث ہیں۔(تقریب: رقم ۶۲۶۴)

(۳) سعید بن سفیان الجحدریؒ (م ۲۰۵ھ) سنن الترمذی کے راوی اور صدوق ہیں۔(تقریب: رقم ۲۳۲۳، تحفۃ

الاحوزی: ج ۱۰: ص ۳۴)

(۴)　امام شعبۃ بن الحجاجؒ (م ۱۶۰ھ) کتب ستہ کے راوی اور ثقہ، حافظ، متقن، بلکہ امیر المومنین فی الحدیث ہیں۔ (تقریب: رقم ۲۷۹۰)

(۵)　قتادۃ بن دعامۃؒ (م ۱۱۹ھ)،

(۶)　الحسن البصریؒ (م ۱۱۰ھ)،

(۷)　سمرۃ بن جندبؓ (م ۵۸ھ) کی تفصیل گزر چکی۔

لہذا یہ سند حسن ہے۔ واللہ اعلم

اور **مستخرج الطوسی علی الترمذی** کے محقق الدکتور انیس بن علی حفظہ اللہ کہتے ہیں کہ ''هذه الرواية تؤكد سماع الحسن من سمرة رضی اللہ عنه غير حديث العقيقة''۔ (**المستخرج الطوسی علی الترمذی: ج ۳: ص ۱۰**)،

بلکہ صاحب الجامع الصحیح، امام ابو عبد اللہ البخاریؒ (م ۲۵۶ھ) یہاں تک کہتے ہیں کہ ''قد سمع منه أحاديث كثيرة''۔ (الاستذکار: ج ۲: ص ۱۲، **التمہید لابن عبد البر: ج ۱: ص ۳۷**)،

خلاصہ یہ کہ الحسن البصریؒ (م ۱۱۰ھ) کا سماع، سمرۃ بن جندبؓ (م ۵۸ھ) سے ثابت ہے، واللہ اعلم۔